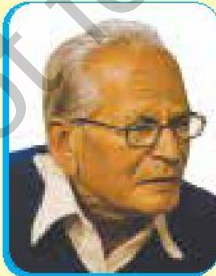


رحمان بابا

(۱۶۳۲ء - ۱۷۰۶ء)

نام عبدالرحمان ہے۔ آپ پشاور کے قریب ”بہادر کلعے“ ایک گاؤں میں پیدا ہوئے اور رحمان بابا کے نام سے مشہور ہوئے۔ والد کا نام عبدالستار تھا جو ہند قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ فقہ اور تصوف کی تعلیم اپنے گاؤں کے جید عالم دین ملا محمد یوسف سے حاصل کی۔ اس کے بعد کوہاٹ چلے گئے جہاں آپ نے جذب و سلوک کی منزلیں طے کیں۔ جوانی ہی میں گوشہ نشینی اختیار کر لی اور اکثر عشق ربانی میں ڈوبے رہتے۔ پشتو کے عظیم شاعر رحمان بابا ایک صاحب طرز شاعر ہیں جو دوسرے پشتو شعرا سے الگ اپنا مکتب فکر رکھتے ہیں۔ رحمان بابا کے کلام میں خودی کی تعلیم اور عالم گیر انسانی مساوات کا درس ملتا ہے۔ آپ کا پیغام محبت ہے۔ تمام انسانوں سے محبت، ساری کائنات سے محبت۔ اگر نفرت ہے تو ظلم سے، بے انصافی سے، استحصال سے، جبر و تشدد اور آمریت سے۔ یہی آپ کی محصو فائدہ شاعری کی اساس ہے اور یہی خصوصیت ہے جو انھیں دوسرے پشتو شعرا سے ممتاز کرتی ہے۔ مجموعی طور پر ان کے ہاں اخلاقی پہلو غالب ہے لیکن انھوں نے اس ناصحانہ اسلوب کو بھی خشک اور ناگوار نہیں رہنے دیا اسی لیے وہ پشتو شاعری کے ”حافظ شیرازی“ کہلاتے ہیں۔



پروفیسر محمد طہ خاں

(۱۹۳۱ء - ۲۰۱۳ء)

پروفیسر محمد طہ خاں ایک کثیر الجہت شخصیت کے مالک تھے۔ انھوں نے علم و ادب کے میدان میں مختلف پہلوؤں سے اپنی پہچان کروائی۔ وہ ایک قابل استاد تھے جو ان کی بنیادی حیثیت تھی۔ اپنے فرائض منصبی کے ساتھ ساتھ انھوں نے تنقید و تحقیق، شاعری اور ترجمہ کرنے میں بھی اپنے جو ہر دکھائے۔ وہ ایک براڈ کاسٹر بھی تھے۔ ان سب صلاحیتوں کے علاوہ طنزیہ و مزاحیہ شاعری ان کی خاص پہچان ہے۔ انھوں نے عظیم پشتو شاعر رحمان بابا کے صوفیانہ کلام کا منظوم ترجمہ اردو زبان میں کیا جو ”متار فقیر“ کے نام سے چھپ چکا ہے۔ حکومت پاکستان کی طرف سے ان کی ادبی خدمات پر ۲۰۰۷ء میں انھیں صدارتی تمغا برائے حسن کارکردگی عطا کیا گیا۔

سبق: ۱۶

کلام: رحمان بابا

منظوم اردو ترجمہ: پروفیسر محمد طہ خاں

اخلاص

تدریسی مقاصد:

- طلبہ کو رحمان بابا کی شخصیت اور فن سے متعارف کرانا۔
- طلبہ کو پشتو ادب کی امتیازی خصوصیات کے بارے میں بتانا۔
- طلبہ کو پاکستان کی علاقائی زبانوں میں صوفیانہ افکار سے آگاہ کرنا۔
- طلبہ کی اخلاقی تربیت کرنا اور فکر رحمان بابا کے آئینے میں اپنے کردار کو سنوارنے کی ترغیب دینا۔

ہم دوشِ شریا ہے مقامِ اخلاص
 جو ملتا ہے، ملتا ہے غلامِ اخلاص
 گو فرش سے تا عرش سفر ہے دُشوار
 طے کرتی ہے بہ یک جنبشِ گامِ اخلاص
 فانی ہے ہر اک چیز، ہر اک رسم و رواج
 باقی ہے مگر ایک، دوامِ اخلاص
 اسلام ہے پابندیِ اخلاص کا نام
 اور نام ہے اسلام کا نامِ اخلاص
 صیاد کو ممکن ہے ہما ہاتھ لگے
 پھیلانے محبت سے جو دامِ اخلاص
 شیرینیِ گفتار پہ حیرت کیسی
 ہے گفۂ رحمان، کلامِ اخلاص

(متاع فقیر)

مشق

۱۔ مختصر جواب دیجیے۔

- (الف) نظم ”اخلاص“ میں انسانی کردار کے کس اعلیٰ وصف کا ذکر کیا گیا ہے؟
 (ب) ”ہم دوشِ شریا“ کا مطلب و مفہوم کیا ہے؟
 (ج) اخلاص کا ایک قدم انسان کو کس مقام اور مرتبے تک پہنچا دیتا ہے؟
 (د) شاعر نے صیاد کو کس کامیابی کی نوید سنائی ہے؟
 (ه) گفتہ رحمان کا مطلب کیا ہے؟

۲۔ نظم کے متن کے مطابق مصرعے مکمل کریں۔

- (الف) گو فرش سے تاعرش _____ ہے دشوار
 (ب) طے کرتی ہے _____ گامِ اخلاص
 (ج) اسلام ہے پابندی _____ کا نام
 (د) اور نام ہے _____ کا نامِ اخلاص
 (ه) صیاد کو ممکن ہے _____ ہاتھ لگے

۳۔ درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) نظم اخلاص ترجمہ کی گئی ہے:

- (الف) پشتو زبان سے (ب) سندھی زبان سے (ج) بلوچی زبان سے (د) سرائیکی زبان سے
 (ii) ہر کوئی غلام ہے:

- (الف) دولت کا (ب) محبت کا (ج) اخلاص کا (د) عظمت کا

(iii) دنیا میں دوام حاصل ہے:

- (الف) نیکی کو (ب) اخلاص کو (ج) محبت کو (د) جمال کو

(iv) پابندیِ اخلاص نام ہے:

- (الف) جہاد کا (ب) قرآن کا (ج) اسلام کا (د) دین کا

(v) اس نظم کی ہیئت ہے:

- (الف) غزل (ب) مخمس (ج) مسدس (د) مثنوی

۳۔ پاکستان کی علاقائی زبانوں میں صوفیانہ کلام کا بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ پنجاب کے کسی بزرگ صوفی شاعر کے چند اشعار کے حوالے سے ان کا تعارف کرائیں۔

۵۔ درج ذیل شعر کی روشنی میں اخلاص کی وضاحت کریں:

صیاد کو ممکن ہے بُھا ہاتھ لگے
پھیلانے محبت سے جو دامِ اخلاص

۶۔ نظم ”اخلاص“ کا خلاصہ تحریر کریں۔

۷۔ نظم اخلاص میں استعمال ہونے والے مرکبات کے معنی لکھیں اور انہیں جملوں میں استعمال کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- طلبہ نظم اخلاص کے قوافی کی پہچان کرتے ہوئے، ان کی فہرست ترتیب دیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو اس نظم کے پوشیدہ پیغام سے روشناس کرائیں۔
- صوفیانہ افکار کے حامل چند اردو شعرا سے متعارف کرائیں۔